دو سالہ ہڑتال، مزدور جدوجہد کی اصل حقیقت

تحریر (قاضی تحسین احمد ہاشمی) اسپیس میہ ٹرام سروس کہ محنت کشوہ نہ دو سال سہ جاری ہڑتال ختم کر دی ہہ کمپنی انتظامیہ اور مزدور یونینز کہ درمیان معاہدہ طہ پا گیا ہہ جس میہ کارکنوہ کہ مطالبات کو شامل کیا گیا ہہ احتجاج گزشتہ دو برس سہ کارکنوہ کہ اجرت، کام کہ حالات اور تحفظات کہ مطالبات کہ تحت جاری تھا

اسپین کہ مزدور رہنماؤہ کہ مطابق معاہدہ میہ بہتر معاوضہ، کام کہ اوقات اور ملازمین کہ حقوق کہ تحفظ کہ اہم نکات شامل ہیہ، جس سہ کارکنوہ کو تنخواہوہ میہ مناسب بہتری اور دیگر مراعات مل سکیہ گی

یونینز نہ اس پیش رفت کو مزدور اتحاد اور اجتماعی گفت و شنید کی کامیابی قرار دیا ہہ، جس سہ طویل احتجاج کہ بعد مفاہمت کہ ذریعہ حل نکالا گیا

یہ اقدام نہ صرف مقامی مزدور تحریک کہ لیہ اہم ہہ بلکہ اسہ منظم جدوجہد اور اجتماعی مذاکرات کی کامیاب مثال بھی قرار دیا جا رہا ہہہ

دو سالہ ہڑتال سننہ، پڑھنہ اور کہنہ میہ جتنی

پرجوش اور انقلابی لگتی ہے، زمینی حقیقت میں اتنی ہی تلخ اور کڑی ہوتی ہے۔ ہمارے ملک کا مزدور نعروں اور طویل جدوجہد کے لیے نہیں بنا، اس کی زندگی دن اور رات کی روٹی کے درمیان پسی ہوئی ہے۔ دن کی روٹی ہو تو رات کی نہیں، رات کی ہو تو دن کی فکر لاحق رہتی ہے۔ ایسے میں یہ تصور کرنا کہ مزدور برسوں کی ہڑتال برداشت کر لے گا، محض خوش فہمی ہے۔

میں نے اپنی زندگی میں سب سے طویل ہڑتال پاکستان سیکیورٹی پرنٹنگ کارپوریشن میں دیکھی۔ اس ہڑتال میں اُس وقت کی چند یونینز، جن میں کنیز فاطمہ اور ایک اور مزدور رہنما شامل تھے، نے چھ ماہ تک ہڑتال کرنے والے مزدوروں کے گھروں تک محدود پیمانے پر راشن پہنچانے کی کوشش کی۔ لیکن یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ ہر یونین، ہر ادارے اور ہر ہڑتال میں ایسی منصوبہ بندی ممکن نہیں ہوتی۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ پاکستانی مزدور غربت کے باعث لمبی ہڑتالیں نہیں کر سکتا۔ اس کے لیے مکمل پلاننگ، مالی معاونت، اور متبادل روزگار یا راشن کا بندوبست ناگزیر ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ ہمارا مزدور جلد نتائج چاہتا ہے، فوری ریلیف چاہتا ہے، جبکہ طویل تحریکیں صبر، تسلسل اور قربانی مانگتی ہیں، جو اس معاشی نظام میں ممکن نہیں رہتیں۔

پاکستان اسٹیل ملز اس کی ایک واضح مثال ہے جہاں دو دھرنے ہوئے، دونوں کامیابی کے قریب پہنچے، لیکن عین وقت پر ایک سیاسی جماعت کی یونین نے ریٹائرڈ ججوں، ارکانِ اسمبلی کو گواہ بنا کر دھرنا ختم کروا دیا۔ آج دو سال سے زیادہ گزر چکے ہیں، مگر مزدور اب تک خوار ہو رہے ہیں، کوئی شنوائی نہیں۔

ہمیں یہ بات ماننی ہوگی کہ ہڑتالیں، دھرنے اور نعرے کاغذ پر خوبصورت لگتے ہیں، مگر عمل کے بغیر یہ مزدور کے لیے وبال بن جاتے ہیں۔ اگر کوئی سنجیدہ لیڈر یہ سطور پڑھے تو خدا کے لیے مزدور کو جذبات کے بجائے ٹھوس لائحہ عمل دے، تاکہ جدوجہد واقعی نتیجہ خیز ہو سکے۔

[illegible]